Q. No. 2 (i) سوال نمبر 2 (i)

فقہ حنفی کے دو اہم امام: امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ صاحبین کہلاتے ہیں۔
صاحبین:- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

Q. No. 2 (ii) سوال نمبر 2 (ii)

خدمت خلق سے مراد کوئی بھی ایسا کام جس سے خلقِ خدا کو فائدہ ہو کرنا۔ مثلاً راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور رفاہ عامہ کے کام کرنا۔ راستہ کسے کو بتانا، لوگوں کے سہولت کے لیے کنویں کھودنا وغیرہ۔

Q. No. 2 (iii) سوال نمبر 2 (iii)

ا انسان اللہ تعالیٰ کی ڈر کی وجہ سے نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے ناروا کاموں سے بچ جاتا ہے۔
ب عدل انصاف کا بول بالا ہو جاتا ہے۔

Q. No. 2 (iv) سوال نمبر 2 (iv)

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کو جھٹلایا اور ان کو ناحق قتل کیا۔ ان سے وعدہ خلافی کی اور دین میں ان کی مخالفت کی۔ ان کا کہا نہ ماننا۔ انبیاء کو قتل کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

Q. No. 2 (v) سوال نمبر 2 (v)

پچھلی (امتوں) قوموں کی تباہی کے اسباب:-
شرک مع اللہ۔ انبیاء کو جھٹلانا اور اخلاق برائی جیسا کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا جس کا مفہوم ہے ان میں سے کوئی مال والا اور طاقت ور کوئی جرم کرتا تو اس کو معاف کیا جاتا اور اگر کوئی غریب کرتا تو اس پر حد جاری کر دیا جاتا۔

Q. No. 2 (vi) سوال نمبر 2 (vi)

لقب محی الدین نام یحییٰ بن شرف الدین النووی۔ اربعین کے مصنف کا نام و لقب ہے۔

Q. No. 2 (vii) سوال نمبر 2 (vii)

قرآن میں ہمسایہ کے اقسام۔

1) جار ذی القربی

2) جار الجنب

3) الصاحب بالجنب

Q. No. 2 (viii) سوال نمبر 2 (viii)

جہاد بالنفس یعنی اپنے نفس اور ناجائز خواہشات کے خلاف جہاد کرنا جہاد اکبر کہلاتا ہے۔

Q. No. 2 (ix) سوال نمبر 2 (ix)

ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل میں بھیجے گئے تھے ان کی ازمائش کے لیے۔ بابل شہر میں۔ لوگ ان سے جادو سیکھتے تھے وہ لوگوں کو کہتے تھے کہ یہ ازمائش کی چیز ہے کفر نہ کرو۔

Q. No. 2 (x) سوال نمبر 2 (x)

جبلغ کے اوصاف میں کہ حکمت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی جائے۔ نرم لہجے سے بات کی جائے۔ اور مناظرہ اچھے طریقے سے۔ قال تعالیٰ: ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔

Q. No. 2 (xi) سوال نمبر 2 (xi)

اہل ایمان المخصور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے میں راعنا کی بجائے انظرنا کہنے کی ہدایت اس لیے دی گئی کہ یہود مذاق اڑاتے تھے راعی نا کہتے تھے یعنی اے ہمارے چرواہا۔ اہل ایمان کو ذو معنی الفاظ کو استعمال کرنے سے منع کیا گیا۔

Q. No. 2 (xii) سوال نمبر 2 (xii)

تہلیل کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ کہنے کو اور تحمید کہتے ہیں الحمد للہ کہنے کو کہتے ہیں

Q. No. 2 (xiii) سوال نمبر 2 (xiii)

رشتہ داروں کے حقوق میں سے ہیں کہ ان سے حسن سلوک کیا جائے ان کے ساتھ اچھے رویے سے پیش آنا۔ اور ان کی خوشی غمی میں شرکت کرنا بھی ان کا حق ہے ان کو اچھے وقت میں مبارک باد دینا اور برے وقت میں کام آنا۔

Q. No. 2 (xiv) سوال نمبر 2 (xiv)

حدیث میں نیکی کی پہچان بتائی ہے کہ جو تیرے دل میں اطمینان پیدا کرے اور بدی جو تیرے دل میں کھٹکے یعنی جس سے دل بے چین ہو۔ اور تو ناپسند کرے کہ کوئی اس پر باخبر ہو جائے۔

Q. No. 2 (xix) سوال نمبر 2 (xix)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام نعمان بن ثابت الکوفی تھا۔ 80 — 150ھ۔

Q. No. 2 (xv) سوال نمبر 2 (xv)

علم حدیث کو سرکاری طور پر مرتب کرنے کا اعزاز
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ کو حاصل ہے۔

Q. No. 2 (xvi) سوال نمبر 2 (xvi)

اعجاز قرآن سے مراد یہ کہ قرآن کریم عربی زبان میں
نازل ہوا۔ قرآن اپنے معنی اور الفاظ کے اعتبار سے یکتا ہے
اس کی کوئی نظیر نہیں۔ قرآن مجید کا لوگوں کو اس بات سے
عاجز کرنا کہ کوئی اس کی مثال پیش کرے اعجاز قرآن کہلاتا ہے۔ قرآن معجزہ ہے۔

Q. No. 2 (xvii) سوال نمبر 2 (xvii)

ترجمہ:- بیشک ہم نے ہی اس نصیحت کو نازل کیا (قرآن)
اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
القرآن

Q. No. 2 (xviii) سوال نمبر 2 (xviii)

صحیفہ ابی ہریرۃ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے اپنی حدیث کی کتاب میں نقل کیا ہے۔ ایک صحیفہ امام ھمام بن منبہ رح نے ان کے ساتھ لکھا۔

Q. No. 2 (xx) سوال نمبر 2 (xx)

میانہ روی سے مراد توازن سے، عدل سے۔ کام لینا نہ زیادہ خرچ کرنا کہ اسراف ہو اور نہ بخل سے کام لینا۔

Q. No. 3 (i) سوال نمبر 3 (i)

اور ضرور بضرور ہم تم کو ازمائینگے خوف اور بھوک کی وجہ سے
اور مال کی کمی اور تعداد میں کمی کے ذریعے اور پھلوں میں کمی کے ذریعے
تم کو ازمائینگے۔ اور خوشخبری ہے صبر کرنے والوں کو دیدے۔

.....

Q. No. 3 (ii) سوال نمبر 3 (ii)

ایت کے مخاطب اہل ایمان ہیں۔

.....

Q. No. 3 (iii) سوال نمبر 3 (iii)

خوف (ڈر)، بھوک مال کی کمی تعداد میں کمی اور پھل جو دے
میں کمی کے ذریعے ازمائش کی بات کی ہے۔

.....

Q. No. 4 (i) (Page 1) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 1)

آیات مبارکہ کا ترجمہ:-

اور البتہ تحقیق تمہارے پاس آئے موسیٰ علیہ السلام نشانیاں لے کر (معجزات) پھر تم نے بچھڑے کو بنایا (معبود) اسکے بعد اور (اس حال میں) کہ تم ظلم کرنے والے تھے۔

آیات مبارکہ کی تشریح:-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنے احسانات کا بیان اور انکے شرک کا بیان ارشاد فرمایا ہے۔ فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو واضح نشانیاں دیکھائیں۔ معجزات دکھاتے ہوئے ان کو فرعون کے قید سے آزاد کرایا بنی اسرائیل ایمان لائے تھے ان سب کے باوجود یعنی معجزات کو اپنے آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے دشمن فرعون کو تباہ ہوتے دیکھ کر اور صحرا میں خوراک کا انتظام اور پتھر سے ان کے لیے پانی کا انتظام ان سب نعمتوں کے باوجود۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسانات تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی ہیں یہ دیکھ کر تو بنی اسرائیل ایمان لائے تھے لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو اس دوران انہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کو شریک کرنے لگے۔ اور اس بچھڑے کی عبادت کرنے لگے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ ان سب احسانات کے باوجود شرک کرنا تو واضح ظلم ہے۔

Q. No. 4 (i) (Page 2) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 2)

اور ویسے بھی قرآن مجید میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

شرک یعنی اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا ظلم عظیم ہے۔ اور نہ بخشے جانے والا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہ کو معاف کرتے ہیں سوائے شرک کے (قرآن)

Q.No.4 (ii) (Page 1) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 1)

آیات مبارکہ کا ترجمہ:

بیشک صفا و مروہ شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) میں سے ہے۔ پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو نیک کام میں پہل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قدردان اور جاننے والا ہے۔

آیت مبارکہ کی تشریح:

ان آیت میں صفا و مروہ کے بارے میں بتایا اور ان کے فضیلت کے بارے

Q. No. 4(ii) (Page 2) سوال نمبر 4 (ii) (بقیہ 2)

جبل۔ یہ دونوں صفا و مروہ دو لوں
پہاڑیاں ہے ایک بیت اللہ کے دائیں جانب دوسرا
بائیں جانب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر جب حضرت
اسمٰعیل اور حضرت ھاجرہ کو حجاز مقدس میں بے یار
و مددگار چھوڑا۔ یہ اللہ کا حکم تھا۔ جب ان کے پاس
موجود توشہ ختم ہوا تو حضرت اسمٰعیل بہت ہی کم عمر تھے
خوراک نہ ملنے پہ رونا شروع کر دیا تو حضرت ھاجرہ علیہا السلام
نے سات چکر لگائے ان دو پہاڑیوں کے خوراک کے تلاش
میں اگر جبل اگر دیکھا تو ان کے پاؤں رگڑنے سے چشمہ جاری
ہو گیا تھا۔ تو حضرت ھاجرہ نے کہا زم زم جس سے اس کا نام پڑھ
گیا۔ یہ چکر اللہ کو اتنے پسند آئے کہ یہ شعائر اسلام
اور شعائر اللہ میں ان کا شمار ہے۔ اور ہر مسلم حج
حج و عمرہ کرتا ہے تو یہ چکر بھی ضرور لگاتا ہے۔ بعد میں جب ابراہیم
علیہ السلام کا دور ختم ہوا تو لوگوں نے بت نصب کر دیے
جو فتح مکہ کے موقع پہ ختم کر دیے گئے۔
امام احمد اور امام مالک رحمۃ کے ہاں مستحب ہے ان طواف
کرنا۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے ہاں فرض ہے
اور امام ابو حنیفہ کے ہاں واجب ہے ان کا طواف کرنا (رحمہم اللہ علیہم)

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i)

مجھے بتا دیجیے ایسی بات اسلام میں کہ میں
آپ کے علاوہ کسی اور سے اس بارے میں سوال نہ کروں۔
آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہو میں ایمان لایا اللہ پر اور پھر
اس پر استقامت اختیار کر۔

Q. No. 5 (ii) سوال نمبر 5 (ii)

تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں
ہو سکتا جب تک وہ اپنے خواہشات اس کے تابع نہ کرے
جس کو میں نے کرایا ہوں۔

Q. No. 6(i) (Page 1) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 1)

استاد کے حقوق۔

استاد کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور بہت ہی اہمیت کے حامل ہے۔ استاد کو معاشرے میں والدین کے بعد کا درجہ ملا ہے۔ اور استاد کو روحانی والد بھی کہتے ہیں۔ یعنی اگر دینی لحاظ سے دیکھا جائے تو استاد کی قدر والدین کے مساوی ہو جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے کہ کوئی مجھے ایک حرف بھی سکھائے وہ میرا استاد ہے۔ میں اسکا غلام وہ میرا آقا جاہے مجھے آزاد کر دے یا فروخت۔ اسی طرح قرآن مجید میں بھی استاد کے اہمیت کے بارے میں جابجا اشارہ ہے۔ سورۃ الحجرات "خمسہ پارے میں استاد کے بنیادی حقوق کے بارے میں اس میں تعلیم ہے۔ استاد کے سامنے بلند آواز میں بات نہ کی جائے۔ (خواہ) استاد سے ملنے میں پہل نہ کی جائے استاد کے سنگ نہ بیٹھا جائے یہ سارے حقوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی نوازتے بھی ہیں استاد کی قدر کی جائے تو۔ اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا واقعہ مشہور ہے کہ بلی کے احترام کھڑے ہو جاتے تھے کسی کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس سے میں نے کتے کے متعلق مسئلہ سیکھا تھا اس سے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ استاد کے بہت سارے حقوق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استاد کی قدر پہچاننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

Q. No. 6 (i) (Page 2) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

.....

Q. No. 6 (ii) (Page 1) سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

حدیث کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق

ہمسایہ کہتے ہیں پڑوسی کو جو تیر ے گھر کے قریب رہے۔ ہمسایہ کے اسلام بہت حقوق حاصل ہیں۔ ان کو تکلیف سے بچانا۔ ~~ہمسایہ~~ ہمسایہ کے غیر موجودگی میں اسکی مال و متاع کی حفاظت کرنا۔ اسی طرح ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

.....

Q. No.6(ii)(Page 2) سوال نمبر 6(ii)(صفحہ 2)

اس عورت کے بارے میں جو رات بھر نفل نماز
پڑھتا ہو اور دن بھر روزہ رکھتا ہو لیکن اس کے
ہمسایہ اس کے فرد سے امن میں نہ ہو تو آپ
علیہ السلام نے فرمایا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
اور اسی طرح دوسرے بندے کے بارے میں
دریافت کیا کہ صرف فرض نمازیں پڑھتا ہے اور
زکوٰۃ کا اہتمام کرتا ہے۔ لیکن ہمسایہ ان سے
امن میں اور خوش ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت میں داخل ہوگا۔
اسی طرح ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ
کے اتنے حقوق بتائے اور اتنی تاکید کی کہ
مجھے لگا کہ کہیں اس کو وراثت
میں حصہ نہ دینا پڑے۔
اسی طرح بہت سارے حقوق ہیں اسلام میں
ہمسایہ کے کہ اگر کوئی معاشرہ امن میں ہوگا تو ہر جگہ امن و امان
کا منظر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمسایہ کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے۔

Q.No.7 سوال نمبر 7

فقہ حنفی کی خصوصیات

شرف قبولیت:

اس فقہ کو شرف قبولیت عامہ حاصل ہے اور تمام فقہ سے زیادہ پیروکار اس کے رہے ہیں۔

شرف اولیت:

اسلامی تاریخ میں اول جو فقہ مرتب ہوا تو اس کو فقہ حنفی فقہ ہے۔

جدید اور اٹھنے والے مسائل کا حل:

اس فقہ میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ جدید اٹھنے والے مسائل کا حل اس میں پایا جاتا ہے اور اجتماعی راہ بند نہیں۔

فقہ کے بانی کا تابعی ہونا:

اس فقہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اس کا بانی امام اعظم ابو حنیفہ تابعی تھے اور متعدد صحابہ کے شاگرد تھے۔

ترجیح حدیث کو قیاس پر فضیلت:

اس فقہ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر حدیث ملے تو قیاس کو ترک کیا جاتا ہے۔ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذہن اور رائے پر ترجیح دیتے ہیں۔